بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مصنفان اسلام

ہجرت کی دوسری صدی سے آٹھویں صدی تک مسلمان علمی سرمایہ پر تنہا قابض رہے کچھ تو مذہبی جوش تھا اور کچھ بنی امیہ اور بنی عباس کی فیاضیوں نے ان ہمتوں کو اس قدر بلند کر دیا تھا کہ دوسری اور تیسری صدی میں جو ترقی اسکو ہوگئی وہ پھر نصیب نہ ہوئی مذہب سے تو اتنا گیا کہ ان کو ان علوم کا شوق ہوگیا جن کو دین محمدی سے ذرا بھی تعلق تھا۔ لیکن ان فیاضیوں نے اس شوق کو چند قدم اور آگے بڑھایا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ یونان کے سارے علوم و فنون مسلمانوں میں منتقل آئے ۸۰ھ کے پس و پیش میں خالد بن یزید اموی نے یونانی زبان والوں کو جمع کیا اور ترجمے کی خدمت دی عبدالملک بن مروان اموی کے حکم سے نصر ابن عاصم نے ۹۰ھ کے پس و پیش میں نقطوں کو باترتیب وضع کیا جس سے ب۔ ت۔ ث وغیرہ حرفوں میں تمیز پیدا ہوئی اسی خلیفہ کے عہد میں عربی زبان دولت اسلام کے تمام محکموں میں لے لی گئی جس سے رفتہ رفتہ وہ مصر شام

اور عراق کی مادری زبان ہوگئی۔ اس کے بعد ہارون عباسی نے ترجمہ و تصانیف کا ایک بڑا محکمہ "بیت الحکمۃ" قائم کیا جہاں ژند، یونانی سریانی۔ سنسکرت زبانوں سے عربی میں کتابیں ترجمہ ہوئیں سائنس محکمے میں حُنین بن اسحاق ثابت بن قرۃ حبیش بن الحسن وغیرہ نامور عیسائی مترجم پانچ پانچ سو اشرفی ماہوار پر وقتاً فوقتاً مقرر ہوئے اور دو سو برس کے اندر ہی اندر بیت الحکمۃ نے یونان اور روم کا سارا علمی خزانہ خالی کر دیا۔ اس عہد میں فضل بن یحییٰ برمکی کے اہتمام سے کاغذ بنانے کا کارخانہ جاری ہوا۔ مامون عباسی کا جوش اس سے کہیں بڑھا ہوا تھا اس نے صرف اس شرط پر شاہ یونان سے صلح دائمی اور ۱۰ من سونا دینے کا وعدہ کیا کہ وہ حکیم لیو کو اجازت دے کہ کچھ دنوں امیر المومنین کو فلسفہ آکر سکھا جائے مامون پہلا خلیفہ ہے جس کے عہد میں دمشق (شماسیہ) اور بغداد میں رصد گاہیں قائم ہوئیں۔ اس نے صحرائی سنجار میں اس قول کو تجربہ سے تحقیق کیا کہ کرۂ ارض کا محیط ۲۴ ہزار میل ہے چوتھی صدی سے پہلے جب کہ اسلام میں کوئی سررشتہ تعلیم نہ تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یزید ابن ہارون (المتوفی ۲۰۶ھ) کے حلقۂ درس میں ۷۰ ہزار طلبا کا ہجوم رہتا تھا۔ جامع بصرہ میں امام بخاری نے جب لکچر دینے شروع کئے تو اس میں ہزار کے قریب محدثین۔ فقہا۔ حفاظ اور اہل مناظرہ شامل ہوئے ایجاد و اختراع میں بھی مسلمانوں نے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ چنانچہ عربی زبان میں ایک ہزار چار سو مستند تاریخیں لکھی گئیں۔ جاحظ معتزلی نے ۲۵۰ھ کے پس و پیش میں علم البیان کے چند قاعدے لکھے جن کو متاخرین نے وسعت دی قطرب (المتوفی ۲۰۶ھ) نے علم لغت وضع کر کے "کتاب امثلث" اس علم میں لکھی جس کی اکثروں نے تقلید کی۔ ابن المعتز عباسی (المتوفی ۲۹۶ھ) نے علم بدیع ایجاد کیا امام غزالی نے "تہافۃ الفلاسفہ" علم کلام میں سب سے پہلی کتاب لکھی اور ثابت کیا کہ فلسفہ یونانی جس قدر اسلام کے اصلی مسائل سے مختلف ہے خود غلط ہے ثابت بن ناصر دمشقی یزید ثانی کے عہد میں ایک نامی ملاح تھا اس نے آلات

جاذب برق ایجاد کئے جن کے ذریعے سے قوت کہربائیہ بجلی کو بادلوں سے جذب کرتی تھی۔ یزید نے ثابت کی اس ایجاد پر ۵ لاکھ روپیہ اسے عطا کیا عبدالملک ابن مروان کے عہد میں جنگی جہاز بنائے گئے لوہا پگھلا کر ڈہالا گیا فن ۱۹ھ کے پس و پیش میں علی بن تغلب گھڑی سازی میں مشہور ہوا زبیدہ خاتون نے شموع عنبری کو بزم تکلف میں جگہ دی جغرافیہ کو وسعت دی گئی اور مختلف مقامات کے نقشے تیار ہوئے سلیمان المتوفی ۳۰۰ھ نے ہند چین اور لنکا کا سفر کرکے اپنی سیاحت کے حالات قلمبند کئے مسلمان علم ہندسہ میں مشغول ہوئے اور انہوں نے اس میں جیوب کو داخل کیا یونان کے علم مثلث کو ارقام میں لے آئے محمد ابن موسیٰ المتوفی ۲۲۸ھ نے جبر و مقابلہ وضع کیا علم ہیئت میں بنائی ہیئت ڈالی نے زمین کے نقطۂ راس اور نقطۂ ذنب کے منتقل ہوجانیکو دریافت کیا بعض رصد گاہوں میں مسلمانوں نے دائرۃ البروج کے اس میلان کو بھی دریافت کرلیا جو خط استوا کی طرف ہے ابوریحان بیرونی ایک نامی منجم نے ۴۰۰ھ کے پس و پیش میں حرکت زمین معلوم کی علم مناظرہ میں مسلمانوں نے انعکاس کا قاعدہ دریافت کیا کیمیا کو اصول پر قائم کرکے علم کی حیثیت میں لے آئے ابن ہیثم نے روشنی کی حرارت اور جسمیت کو بدلائل ثابت کیا علم طب میں چیچک۔ سنگریزہ وغیرہ بیماریوں کے لئے علاج تجویز کئے گئے اور بہت سی نئی دواؤں کا اس علم میں اضافہ ہوا ؛

۴۰۰ھ سے باقاعدہ درس گاہوں کی تعمیر ہی شروع ہوگئی ۔ خاص شہر بغداد میں ۔ ۰۰، مدرسے قائم ہوئے جن میں ۳۰ بڑے کالج شامل تھے لیکن زیادہ سربرآوردہ دو کالج تھے ایک آل سلجوق کا "نظامیہ" جس میں ۶ ہزار طلبا زانوی ادب طے کرتے تھے اور جس کا سالانہ نظام الملک نے پندرہ ہزار دینار مقرر کیا تھا ۔ دوسرا آل عباس کا "مستنصریہ" جس کا سالانہ بیت المال سے ۷۰ ہزار مثقال (یعنی ۴ لاکھ ۲۰ ہزار روپے کے قریب تھا) بغداد کی طرح اصفہان میں ۸۴ دمشق میں ۲۰ بیت المقدس میں ۳۸ ۔ نیشاپور میں ۵

قاہرہ میں ۲۰ قرطبہ میں ۸۰ نامی گرامی مدرسے مختلف وقتوں میں قائم ہوئے خاندان عباسیہ کو دیکھکر والیان اندلس کو بھی علمی ترقی کا خیال ہوا اور انکی توجہ سے قرطبہ رشک بغداد ہو گیا۔ عبدالرحمن ناصر نے قسطنطنیہ۔ افریقہ۔ مصر۔ شام فارس۔ عراق وغیرہ ملکوں سے کتابیں منگوائیں اور اپنے زمانے کے مولفوں کو انعام بھی دیا یہانتک کہ اسکے پاس ۴ لاکھ کتابیں جمع ہو گئیں جس سے یہ فائدہ ہوا کہ اندلس میں جم غفیر علما سفروں کا پیدا ہو گیا ابن ماجہ ابن رشد کے ناموں سے کون واقف نہیں۔ ابن فرناس وہاں پہلا شخص ہوا جسنے پتھر سے سیسہ بنایا معرفت اوقات کا آلہ اختراع کیا اور ہوا میں اڑنے کے لئے ایک کل تیار کی ابن طفیل اندلسی نے ۵۸۱ھ کے پس وپیش میں الولیوشن تھیوری کو ظاہر کیا قرطبہ پہلا شہر ہے جس کی سڑکیں پختہ کی گئیں اور رات کے وقت ان پر لال ٹینوں سے روشنی کی گئی۔ غرناطہ میں ۱۳۰ انجکیاں دن رات چلتی تہیں۔ اشبیلیہ (سویل) میں ایک لاکھ کارخانے تھے جہاں زیتون کا تیل نکالا جاتا تہا تصنیف و تالیف کا یہ عالم تھا کہ ایک وقت میں قرطبہ میں ۱۵۰ مالقہ میں ۵۳ مریہ میں ۶۲ پرتگال میں ۲۵ اور مرسیلیا میں ۱۷ کتابیں لکھی گئیں (اشبیلیہ غرناطہ۔ بلنیہ وغیرہ شہروں کا تو کچھ ذکر ہی نہیں) یوروپ کی استادی کا فخر بھی اندلس کو حاصل ہوا جو برٹ فرانسیسی نے یہاں مدتوں تعلیم پائی اور جب وہ ۳۵۶ھ میں پوپ ہو گیا تو اس نے اطالیہ میں دو مدرسے کھولے اسی شخص نے ارقام ہندسہ کو عرب سے سیکھ کر یوروپ میں شائع کیا۔ فاطمیہ خلفانے بھی اس طرف رجوع کیا مقریزی مورخ کا بیان ہے کہ عزیز باللہ فاطمی المتوفی ۳۸۶ھ کے محل (واقع القاہرہ) میں ۴۰ کتبخانے تھے ایک اور مورخ کسی قدر مبالغے کے ساتھ لکھتا ہے کہ ان کتب خانوں میں ۷ لاکھ کتابیں تھیں فاطمیہ کے عہد میں القاہرہ میں ایک پبلک لائبریری تھی جس کو "دار العلم" اور "دار الحکمت" کہتے تہے اس زمانے میں جامع ازہر میں ۱۲ ہزار طلبا دور دراز ملکوں سے آکر فلسفہ۔ منطق۔ لغت طب نجوم۔ حدیث ریاضی۔ تفسیر۔ تاریخ کی تعلیم پاتے تھے۔ والیان مراغہ اس وجہ سے

زیادہ قابل ذکر ہیں کہ دنیاوی اسلام میں جو پہلا عربی تعلیم گاہ قائم ہوا وہ عبدالمومن والی مراکش کے حکم سے ہوا اسی تعلیم گاہ میں ۳ ہزار طلبا شریف خاندان ہم عمر نوجوان داخل تھے جنکو وہ اور الطلبہ القاضی حفظ کرنے کے سوا فن سپاہگری بھی سکھایا جاتا تھا عبدالمومن انکو القصر میں جمع کرکے امتحان لیاکرتا تھا یونیورسٹی ماس (واقع مراکش) میں مصر اندلس اور فرانس سے طلبا بغرض تدریس آتے تھے۔ یہ یونیورسٹی ۳۰۵ھ کے لگ بھگ میں قائم تھی۔ اس سے پہلے دنیا میں کوئی یونیورسٹی نہیں ہوئی۔

غرض مسلمانوں نے کائنات کے خزانوں کو ہمت سے لیا استقلال سے رکھا اور اعتدال سے برتا دنیا کے پردے پر ناگہانی ترقی کی سب سے پہلی اور سب سے پچھلی مثال قائم کی اور ہر میدان شجاعت میں انہوں نے کسری اور قیصر کو نیچا دکھایا اور ہر میدان فضیلت میں یونان کو دبایا اور یورپ کو سکھایا اندلس فتح کیا اور قرطبہ میں روز افزوں ترقیاں کیں جسکی نسبت یہ مشہور ہوا کہ اگر پرند کا دودھ لینا ہو تو وہاں جاؤ آسمان علم کا آفتاب اگر بغداد اور القاہرہ کے میناروں پر جگمگارہا تھا تو ماہتاب قرطبہ اور غرناطہ کے گنبدوں پر۔ مگر آٹھویں صدی کے ساتھ ان ترقیوں کا خاتمہ ہوگیا۔ تنزل شروع ہوا اُنھوں کو ساتھ لایا جن سے مسلمانوں کو اسقدر ربط ہوگیا کہ وہ ترقیاں جنکا آئے دن انہیں ظہور تھا نہ جانتے ہیں اور نہ جاننا چاہتے ہیں لیکن یہ انکی غلطی ہے سلاطانی زبان میں ایک مثل مشہور ہے کہ نبوت کی آنکھ ماضی کو دیکھتی ہے۔

بگڑی ہوئی قوم کے لئے یہ پیش بینی زیادہ ضروری ہے۔

زمانہ کا قاعدہ ہے کہ پیشروان قوم کی سرگرمی افسردگان قوم کے ولولے ابھارتی ہے گذشتہ مصائب سے نصیحت لینا گذشتہ مدارج کو عبور کرنا ترقی و بہبودی کی جڑ ہے بزرگوں کی سرگذشت ہمکو بتاتی ہے کہ ہم بھی اپنی زندگی اعلیٰ بنا سکتے ہیں اس مختصر رسالہ میں سلف کے ان نامی گرامی مصنفوں کا بیان ہے جو دنیائے اسلام میں بے شمار تصانیف چھوڑ گئے

ہیں جو عالم تاریخ میں خلف سے باتیں کرنے پر سب سے زیادہ مستعد اور آمادہ نظر آتے ہیں انہیں! آمادہ اس لئے کہ باوجود اس کثرت اور باوجود اس افراط کے ہم میں سے خال خال کو اتنی توفیق ہے کہ انکی باتوں سے سبق لے۔ یہ سبق بھی وہ سبق جس نے ان کو اپنے وقتوں میں استاد ہی نہیں بلکہ روئے زمین کا مالک بنا دیا تھا اگر مالک تھے عالم بھی ضرور تھے عالم کی دنیا کا ایک کنارہ وادی الکبیر تھا تو دوسرا دریائے سندھ تھا مگر اس دنیا نے پاؤں پھیلائے ہم کو دبا دی۔ آسمان نے بے رخی کی ہم تاریکی میں آئے۔ دن نکل آیا۔ مگر ہمارے لئے ابھی رات ہے۔ نہ ہم میں وہ ہمت! اور نہ ہم میں وہ جرأت!! نہ ہم میں وہ جوش! اور نہ ہم میں وہ خروش!!

ابن حنیف

مصنفان اسلام

ابوالعلاء احمد بن عبداللہ بن سلیمان بن محمد ابن سلیمان ابن داؤد متوفی ربیع الاول ۳۶۳ھ کو معرۃ النعمان میں پیدا ہوا - قدرت نے اوسے شاعروں کے علم کروصف سے محروم نہ رکھا چنانچہ یہ چار برس کا تہا کہ چیچک سے اوس کی آنکھیں جاتی رہیں اور یہ بھی ہومر - ملٹن وغیرہ نامور شاعروں کی طرح اندھا ہوگیا اس کو تصانیف کا نہایت شوق تہا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں وہ شعر میں لاثانی تہا - وہاں صرف - نحو - ادب معانی میں بھی اپنا آپ ہی نظیر تہا - علم ادب میں "الایک والغصون" ایک کتاب لکھی جو ۱۰۰ جلدوں میں ختم ہوئی - نظم میں کتاب "لزوم ما لا یلزم" ۲ جلدوں میں تالیف کی کتاب ضوء السقط - کتاب لامع العزیز - کتاب ذکری حبیب - کتاب غیث الولید - کتاب معجز احمد - کتاب زند السقط (شرح ضوء السقط) وغیرہ بے نظیر کتابیں تصنیف کیں اور ربیع الاول ۴۴۹ھ میں وفات پائی ؎

احمد تقی الدین ابن عبدالصمد مقریزی مصری دنیائے اسلام کے نہایت مشہور مورخ تہے - تاریخ میں انہوں نے جو کتابیں لکھیں اُن میں سے چند کتابوں کی فہرست دیجاتی ہے "المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار" (۲ جلد) امتاع الاسماع (۶ جلد) الجزمن البشر (۴ جلد) السلوک فی معرفۃ دول الملوک (۴ جلد) "تاریخ الکبیر المقفی فی تراجم اہل مصر والوارد ین الیہا" (ابوالمحاسن کہتا ہے کہ اگر یہ کتاب ختم ہوجاتی تو

۸۰ سے زیادہ جلدوں میں پوری ہوتی۔ "الالمام باخبار من بارض الحبشۃ من اهل الاسلام" (یہ کتاب ۱۸۹۵ء کو لنڈن میں چھاپی گئی) مجمع الفوائد (۸۰ جلدوں میں ختم ہوئی) کتاب فی الغنا۔ کتاب فی الاجسام المعدنیہ وغیرہ وغیرہ صلاحۃ مقریزی ۷۶۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۴۵ھ میں انتقال کر گئے وہ بعلبکی الاصل تھے مصر میں رہا کرتے تھے شافعی المذہب تھے تاریخ مصر میں انکو زیادہ شہرت حاصل ہوئی؛

احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی المعروف بہ "خطیب" جمادی الآخر ۳۹۲ھ میں پیدا ہوئے علم حدیث اور تاریخ میں کمال دسترس پیدا کی بغداد کی بے نظیر تاریخ لکھی فقہ ابوالحسین محاملی اور قاضی ابوالطیب سے حاصل کی اور اس علم میں بھی از بس امتیاز پایا۔ تصانیف کی تعداد ۱۰۰ سے کم نہیں۔ ۴۶۳ھ کو ذی الحج کے مبارک مہینے میں رحلت کی اور جناب بشر حافی کے مزار کے پاس مدفون ہوئے؛

احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی معروف بہ "ابن حجر" عسقلانی۔ (عسقلان واقع ملک شام) میں ۷۷۳ھ میں پیدا ہوئے۔ شعر۔ حدیث۔ تاریخ میں از حد شہرہ پایا بیشمار کتابیں تصنیف کیں۔ اصابہ فی ذکر الصحابہ ۴ جلدوں میں لکھی اور استیعاب و اسد الغابہ کی تمام باتوں کو اس میں جمع کیا۔ صحیح بخاری کی شرح فتح الباری ۱۲ جلدوں میں لکھی اور جب ۲۵ برس کی مدت کے بعد ۸۴۲ھ میں یہ کتاب ختم کر چکے تو انہوں نے شہر القاہرہ میں ایک بہت بڑا ولیمہ دیا۔ جس میں جملہ اکابر و عمال جمع تھے ابن حجر نے صرف علم حدیث اور اس کے متعلقات میں چالیس کتابیں لکھیں۔ تعجیل المنفعت المجمع المؤسس بلوغ المرام۔ نزہتہ النظر۔ منبہات۔ تقریب التہذیب۔ تعریف مراتب الموصوفین بالتدلیس فی اسانید الاحادیث۔ المعجم المفہرس۔ الکافی الشاف وغیرہ ان کی مشہور تالیفات ہیں شہاب الدین آپ کا لقب تھا حافظ القرآن تھے۔ شافعی المذہب تھے جس طرح حدیث میں آپ سرتاج تھے اسی طرح تاریخ میں معتبر مستند اور شعر میں

شاعر غرار تھے سنہ ۲۸۲ھ میں وفات پائی ۔

احمد بن عمرو بن سریج امام شافعی علیہ الرحمتہ کے بہت بڑے مصاحبوں میں سے تھے ان کو امام موصوف کے تمام مصاحبوں پر ترجیح دی گئی ہے حتی کہ مزنی پر بھی۔ شیخ ابو اسحق شیرازی کا بیان ہے کہ "ابو العباس احمد ابن عمر مذکور نے ۴۰۰ کتابیں تصنیف کیں اور مذہب شافعی کی اشاعت میں دل و جان سے کوشش کی اور مخالفان مذہب کا رد لکھا۔ اور اکثر یہ مذہب صرف احمد ابن عمر کی وجہ سے پھیلا"۔ علامہ موصوف نے سنہ ۳۰۶ھ میں وفات پائی اور بغداد کے محلے کرخ ثانی میں اپنے حجرے کے اندر مدفون ہوئے انکی مزار کی آجتک زیارت ہوتی ہے ۔

احمد بن عیسی بغدادی کا ذکر ہے کہ ایکدفعہ موزے انکے ہاتھ میں تھے کبھی ان کو سیتے تھے اور کبھی ادھر رکھتے تھے لوگوں نے پوچھا یہ آپ کیا کرتے ہیں کہا کہ "میں اپنے نفس کو مشغول کرتا ہوں اس سے پہلے کہ وہ مجھے مشغول کرلے" جب سے ان کا نام خراز پڑ گیا۔ کیونکہ خرز پھٹے ہوئے موزوں کے سینے کو کہتے ہیں۔ آپ محمد بن منصور طرطوسی کے شاگرد تھے ۔ ذی النون مصری۔ سری سقطی۔ بشر حافی۔ جنید بغدادی۔ عبید بصری جیسے جلیل القدر صوفیہ کی صحبتوں میں رہے تصانیف بکثرت چھوڑیں جن کی تعداد کم و بیش ۴۰۰ بتائی گئی ہے ۔ وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے علم فنا و بقا میں کچھ لکھا شیخ الاسلام کی رائے ہے کہ مشائخ میں کوئی ان سے بڑھکر نہیں ہوا" مرتعش کا بیان ہے کہ جب خراز حقایق میں کچھ کہتا ہے تو تمام عالم اسکے سامنے ہیچ نظر آتا ہے" عیسی بغدادی فرماتے ہیں کہ "دنیا میں ایک وہی تھا۔ وہ کیا گیا دنیا ہی نہیں رہی" غرض آپ کے اوصاف بیان سے باہر ہیں۔ مدتوں مصر میں رہے برسوں مکے قیام رہا آخر سنہ ۲۸۶ھ میں بزم آرای باغ جناں ہوئے ۔

احمد بن یحیی بن اسحق المعروف بہ "ابن راوندی" راوند واقع اصفہان کا رہنے والا

تھا۔ علم کلام میں بڑا دخل رکھتا تھا۔ شعر بھی کبھی کبھی کہہ لیتا تھا۔ کتاب فضیحت المعتزلہ کتاب التاج۔ کتاب الزمرد وغیرہ ۱۴ کتابیں لکھیں ۲۴۵ھ میں چالیس برس کا ہوکر انتقال کیا۔

امیر خسرو بن سیف الدین ۶۵۱ھ میں پیدا ہوئے چونکہ ان کے باپ قبیلہ لاچین کے امرا میں سے تھے۔ اس لئے لوگ ان کو بھی امیر کہہ لیا کرتے تھے۔ انہوں نے چھہ بادشاہوں کی خدمت کی۔ کتاب نہ سپہر۔ علاؤالدین خلجی کے بیٹے قطب الدین کیلئے لکھی جسکے صلے میں انکو ہاتھی کے وزن کے برابر سونا ملا۔ اوائل میں یہ غیاث الدین بلبن کے بڑے بیٹے محمد المعروف بہ شہید کے پاس رہا کرتے تھے۔ اور ۵ برس تک اسیکے پاس ملتان میں رہے۔ لیکن جب محمد مغلوں کے ہاتھ سے مارا گیا تو یہ ملتان سے چلے آئے۔ اور بلبن کے دربار میں محمد کا پر درد اور دلسوز مرثیہ کہکر لائے جس کے سننے سے غیاث الدین کے دل کو ایسا صدمہ ہوا کہ اس صدمہ سے جانبر نہ ہو سکا۔ امیر خسرو نے فن موسیقی میں ۱۲ نئے مقام ایجاد کئے اعجاز خسروی (۵ جلد) قران السعدین وغیرہ ۹۹ کتابیں تصنیف کیں خود ان کا بیان ہے کہ "مینے ۴ لاکہہ سے زیادہ اور پانچ لاکہہ سے کم اشعار نظم کئے ہیں" ان کا ایک کلیات ہی ہے جسمیں ۵ ہزار کے قریب اشعار ہیں نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ سے آپ کو ارادت تھی۔ اور اکثر صحبت بھی رہا کرتی تھی چنانچہ جب ۷۲۵ھ میں آپکا انتقال ہوا تو انہیں اولیاء اللہ کے جوار میں مدفون ہوئے۔

ابو علی حسین بن عبداللہ ابن سینا کی ذہانت اور علمیت کا اندازہ اس سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ سولہ برس کی عمر میں فضلائے نامدار اسکے آگے زانوئے ادب طے کیا کرتے تھے۔ فن طبابت میں اس نے اعجاز کا رتبہ حاصل کیا تھا جس کی وجہ سے شمس الدولہ والی گورگان نے اسے اپنا وزیر بنالیا اس وزارت میں اس کا یہ حال تھا کہ جب تک ۱۰۰ مریضوں کا ہاتھ نہ دیکھہ لیتا کھانا نہ کہاتا تھا اور پہر وزارت

کا کام بھی سر انجام دیتا تھا۔ ابن سینا پہلا شخص ہے جس نے مریضوں کے علاج میں املتاس راوند، ابلی - ہلیلہ - کاسنی - وغیرہ دواؤں کا استعمال کیا طبابت کیطرح فلسفہ میں بھی وہ گوے سبقت لے گیا تھا چنانچہ اس فن میں اس نے ۲۶ کتابیں لکھیں اور نیز خطۂ یونان ہے کے حکما کی اصلی غلطیاں نکالیں طب کے علم میں ۸ کتابیں لکھیں جنمیں زیادہ مشہور قانون (۱۴ جلد) اور شفا (۱۸ جلد) ہیں فقہہ اور توحید میں ۲۱ کتابیں لکھیں جن میں سے حاصل محصول (۲۰ جلد) البر والاثم (۸ جلد) مشہور ہیں لغت میں چار کتابیں لکھیں جن میں لسان العرب (۱۰ جلد) زیادہ ممتاز ہے - منطق میں ۹ - علوم طبعی وریاضی میں ۱۵ - آداب سیاست - موسیقی میں ۷ کتابیں تالیف کیں غرض اس نے ۱۸ برس کی عمر سے لیکر مرتے دم تک کل ۱۰۰ کتابیں لکھیں - شمس الدولہ کے بیٹے تاج الدولہ نے اُسے اس جرم کی تہمت لگاکر قید کر دیا کہ یہ علاؤ الدولہ کے ساتھہ مکاتبت رکھتا ہے ابن سینا ۴ مہینے قید خانے میں رہا جہاں وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا گھبرا گھبرا کے یہ شعر پڑہا کرتا تھا۔

رایت ابن سینا یعادی الرجال   وفی السجن مات اخس الممات

ترجمہ میںنے دیکھا کہ ابن سینا لوگوں سے بیر رکھتا تھا   آخر وہ قید میں بری موت مرا

فلم لیشف ما نا بہ بالشفا   ولم ینج من موتہ بالنجاۃ

ترجمہ نہ شفا نے اسے مرض سے شفا دی   نہ نجات نے اسے موت سے نجات دی

۵۸ برس سے زیادہ زندگی نے وفا نہ کی اور ۴۲۸ھ ماہ رمضان یوم الجمعہ کو ہمدان میں فوت ہوا

رودکی سمرقندی ایران زمین کا پہلا شاعر ہے - جس نے دیوان ... مرتب کیا کلیلہ دمنہ کو منظوم کیا جس کے صلے میں امیر نصر بن نوح سامانی نے اسے ۴۰ ہزار درہم عطا کئے رودکی کے اشعار جن کی تعداد ۱۰ لاکھہ تین سو بیس بتائی گئی ہے سو دفتروں میں ختم ہوئے یہ شاعر پانچویں صدی میں ہوا ۔

سعید بن مبارک بن علی بن عبداللہ بن سعید بن محمد معروف بہ ابن دہان نحوی بغدادی کے زمانہ میں ابن خشاب ابن شجری ابن جوالیقی جیسے جلیل القدر نحوی موجود تھے لیکن لوگ اسکو سب پر ترجیح دیتے اور سرآمد نحویاں ماننے تھے - اور واقعی ابن دہان اگر سیبویہ نہ تہا تو سیبویہ زمانہ تو ضرور ہی تہا۔ شعر بھی خوب کہتا تھا۔ علم نحو میں نہایت عمدہ اور نہایت بسیط کتابیں لکھیں شرح الایضاح، و تکملہ (۴۳ جلد و نمیں) زہرۃ الریاض (۷ جلد) شرح اللمع (۲ جلد) کتاب العروض کتاب الدروس - رسالہ سعیدیہ وغیرہ وغیرہ ۵۶۹ھ میں پیدا ہوا ۶۱۲ھ میں وفات پائی ؛

عبدالرحمن بن احمد المشہور بہ نورالدین جامی اپنے وقتوں میں ملا کے معزز لقب سے ملقب تھے جام کے رہنے والے تھے ۴۵ سے زیادہ کتابیں لکھیں جنہیں سے نفحات الانس سبحۃ الابرار شرح کافیہ یوسف زلیخا النشا بہارستان شواہد النبوۃ وغیرہ ایسی کتابیں ہیں جن سے اہل ہند بھی ناآشنا نہیں علامہ موصوف شاعر بھی تھے چنانچہ ان کا ایک کلیات بھی ہے جس میں ساڑہے آٹھ ہزار سے زیادہ اشعار ہیں آپ علم الٰہی علم تفسیر علم اخلاق علم فلسفہ میں بھی پوری قابلیت رکھتے تھے ملا عبدالغفور المتوفی ۹۱۹ھ شارح مشہور اور مفتی زماں آپ ہی کے شاگرد تھے آپ ۸۱۷ھ میں عالم وجود میں آئے اور ۸۸۹ھ میں فوت ہوئے ؛

ابوالفرج عبدالرحمن بن ابی الحسن علی ابن محمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی ۵۱۰ھ میں پیدا ہوئے حدیث تاریخ اور ادب میں عجیب استعداد حاصل کی اور ان علوم میں تصنیفات بھی بکثرت چھوڑ یں - ابوالفرج اصل میں فرضۃ الجوز نامی شہر کا باشندہ تہا اور اسی وجہ سے اس کو ابن جوزی کے نام سے شہرت ہوئی بغداد میں وعظ کیا کرتا تہا - چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہاں کے سنی اور شیعہ میں جناب صدیق اور جناب مرتضیٰ کی افضلیت پر بحث چھڑی معاملہ اسپر طے ہوا کہ ابن جوزی

جو فیصلہ کردے وہ فریقین منظور کرلیں غرض لوگ اس تصفیہ کے لئے آئے تو وہ وعظ کررہا تھا اور خلیفہ ناصر الدین اللہ بھی جو مذہب امامیہ کی طرف مائل تھا اسکے وعظ میں شریک تھا اس لئے جن الفاظ میں انکا فیصلہ کیا وہ یہ تھے "من کانت بنتہ تحتہ" یعنے وہ شخص کہ اس کی بیٹی اسکے بیاہی گئی" اہل سنت نے لکھا اس سے مراد ابوبکر ہیں کیونکہ انکی بیٹی عائشہ نبی آخر الزمان کے گھر میں تھیں۔ اہل تشیع نے کہا اس سے مراد علی ہیں کیونکہ آنحضرت کی بیٹی فاطمۃ الزہرا آپ کے گھر میں تھیں اس حکایت سے معلوم ہوسکتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں ابن جوزی کی کسقدر وقعت تھی اور کسقدر عقل کی رسائی اور حاضر جوابی کا مادہ خدا نے انکو دیا تھا علامہ مذکور کی تصنیفات کی نسبت بہت کچھ روائتیں مشہور ہیں مگر اسمیں تو کچھ شک نہیں کہ انہوں نے ۲۵۰ سے زیادہ کتابیں تالیف کیں وہ مفسر بھی تھے شعر بھی نفیس کہتے تھے تاریخ میں "کتاب المنتظم" لکھی جو بہت مشہور ہوئی۔ "زاد المسیر فی علم التفسیر" (۸ جلدوں میں) لکھی جسکا ایک غیر مکمل نسخہ کتب خانہ خدیویہ میں موجود ہے ۵۹۷ھ میں رمضان کے مہینے جمعہ کی رات کو انتقال کرگئے۔

عبد الرحمن بن کمال سیوطی (سیوط واقع مصر) میں ۸۴۹ھ میں پیدا ہوئے شافعی المذہب تھے ہر علم میں کتابیں تصنیف کیں تاریخ میں تاریخ الخلفا۔ حسن المحاضرہ فی اخبار مصر القاہرہ نہایت مفید کتابیں لکھیں۔ کتاب موحز الذکر میں انہوں نے اپنی تالیف کی ہوئی ہیں کتابوں کے نام بتائے جو صرف تاریخ میں لکھی گئیں علم حدیث میں اور اس کے متعلقات میں انہوں نے ۱۰۰ کتابیں لکھیں (اس تعداد میں شرح۔ تلخیص اور تالیف تینوں شامل ہیں) جن میں سے جامع الکبیر خصائص الکبیر الموضح اللبیب۔ مناہل الصفا۔ مسانید الصحابہ۔ الکلم الطیب۔ الدر النثیر۔ زہر الربابی جمع الجوامع۔ شرح الصدور۔ عقود الزبرجد۔ وصول الامانی۔ نخبۃ الفکر۔ ابواب السعادۃ الہیئۃ السنیہ وغیرہ کتابیں کتب خانہ خدیویہ (واقع القاہرہ) میں بھی موجود ہیں علاوہ موقوف

مفسر بھی تھے جلالین جو ایک مشہور تفسیر ہے انہیں کی مدد سے لکھی گئی معجزات الاقران فی مہمات القرآن۔ الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۵ جلدوں میں) بعضوں نے سیوطی کی تصنیفات کا اندازہ کیا تو ۵۰۰ سو زیادہ نکلیں علامہ موصوف نے ۹۱۳ھ میں قضا کی :۔

عبد الملک بن حبیب السلمی اندلس کے سربرآوردہ مصنفوں میں انکا نمبر اول ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں بے شمار کتابیں تالیف کیں جن کی مجموعی تعداد ایک ہزار بتائی گئی ہے۔ ان میں سے کتاب الواضحہ جو امام مالک کے مذہب میں ہے نہایت مفید اور نہایت بسیط ہے علامہ موصوف نے ۲۳۹ھ میں وفات پائی :۔

ابو الفتح عثمان بن جنی نحوی موصل کا رہنے والا تھا۔ ۳۰۳ھ میں پیدا ہوا علوم عربیہ میں اس کو نہایت تبحر تھا۔ شعر گوئی کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ اسکا شعر ہے۔

تجنب او تدرع او تعبا — فلا واللہ لا ازداد حبا

ترجمہ: تو محبت کر یا کرے بہن یا چوغا اوڑھ — میں تو بخدا اس سے زیادہ محبت تجھسے نہیں کر سکتا

رمیت لسھمک کل قلبی — فان رمت المزید فہات قلبا

ترجمہ: ایک ہی تیر میں تو میرا دل لیگیا — اگر او تیر لگانیکی جی میں ہے تو لا ایک اور دل۔

ابن جنی نے نہایت ضخیم اور ازحد بسیط کتابیں تصنیف کیں :۔

نوادر فی العربیہ (۲ ہزار صفحہ) خصائص (۲ ہزار صفحے) تفسیر متنبی (۲ ہزار صفحے) تفسیر اشعار ہذیل (۲ ہزار صفحے) شرح حماسہ (ایکہزار صفحے) تفسیر تصریف المازنی (ایکہزار صفحہ) تفسیر معانی دیوان المتنبی (ایکہزار صفحہ) محاسن فی العربیہ (۸۰۰ ص) سر الصناعۃ (۸۰۰ صفحہ) شرح المقصود والممدود (۸۰۰ صفحہ) کتاب اللمع وغیرہ۔ علامہ حموی نے معجم الادبا میں انکی تصنیف کی ہوئی ۵۰ کتابوں کے نام بتائے ہیں ابن جنی علوم عربیہ میں ابو علی فارسی کا شاگرد تھا۔ اس نے فقہ۔ عروض۔ تاریخ میں بھی مفید کتابیں لکھیں صفر ۳۹۲ھ کو بغداد

میں فوت ہوا؛

علی بن احمد بن سعید معروف بہ "ابن حزم" اندلس کے رہنے والے تھے ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے جملہ علوم میں دسترس پیدا کی۔ اسلامی دنیا کے کثیر التعداد مصنفوں میں نہایت ممتاز نمبر پایا۔ بیشمار کتابیں لکھیں۔ جن کی مجلدوں کی تعداد علامہ حموی نے ..۴ بتائی ہے اور صفحہ کی تعداد ایک لاکھ ۸۰ ہزار سے کچھ زیادہ علامہ ابن حزم نے ۴۵۶ھ میں وفات پائی؛

ابوالحسن علی بن اسمعیل الاشعری البصری ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے زکریا ساجی ابوخلیفہ الجمحی سہل بن نوح - محمد بن یعقوب عقری اور عبدالرحمن بن خلف الضبی المصری سے روایت کرتے ہیں۔ اولاً وہ محمد بن عبدالوہاب الجبائی کی شاگردی میں رہے جسکی وجہ سے وہ کئی برس تک اعتزال کی طرف مائل رہے۔ یہانتک کہ فرقہ معتزلہ کے امام ہوگئے لیکن پھر ان پر اس فرقہ کی اصل حقیقت کھل گئی جب کو انہوں نے جمعہ کے دن جامع بصرہ میں کرسی پر استادہ ہو کے بلند آواز سے ان الفاظ میں ظاہر کیا "من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا اعرفہ بنفسی انا فلان بن فلان کنت اقول بخلق القران وان اللہ لایری بالابصار وان افعال الشر انا افعلہا وانا تائب مقلع معتقد الرد علی المعتزلہ مبین لفضائحہم ومعائبہم" مطلب یہ کہ میں پہلے اعتقاد رکھتا تھا کہ قرآن مخلوق ہے خدا تعالے کو ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھینگے برے کاموں کے کرنے والے ہم آپ ہیں لیکن میں اب علانیہ توبہ کرتا ہوں۔ اور معتقد ہوں کہ مذہب معتزلہ سراسر عیب ہے اس کے بعد سے علامہ اشعری نے معتزلیوں پر رد لکھنا شروع کر دیا اور نفی و اثبات کے درمیان کا طریقہ اختیار کیا۔ جس پر باقلانی - ابن فورک - اسفرائنی ابو اسحٰق شیرازی - امام غزالی - ابوالفتح شہرستانی - امام رازی وغیرہ جید علمانے ان سے موافقت کی ابوبکر ابن الصیرفی کہتا ہے کہ معتزلہ نے خوب سر اٹھایا یہاں تک کہ خدا نے اشعری

کو پیدا کیا جس نے الکلام بند کردیا۔ اشعری نے کتاب اللمع۔ کتاب الموجز کتاب الضیاح
البرہان۔ کتاب البتین علی اصول الدین۔ کتاب الشرح و التفصیل فی الرد علی اہل الافک
والتضلیل۔ کتاب الابانہ وغیرہ ۵۵ کتابیں لکھیں۔ انہوں نے تفسیر القرآن بھی لکھی جو
۷۰ جلدوں میں ختم ہوئی۔ مذہب الکا حنفی تھا سال میں صرف سترہ درہم ان کا
نفقہ تھا۔ ۳۲۴ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ علامہ ابن حزم نے ۴۵۶ھ میں وفات پائی۔

ابوالحسن علی بن اسمعیل معروف بہ ابن سیدہ مرسیہ (واقع اندلس) کا باشندہ تھا
اس نے کتاب المحکم (جسکا اختصار کرکے فیروزآبادی نے قاموس تیار کی) شرح حماسیہ
(۱۰ جلد) کتاب المخصص (۱۷ جلد) جیسی بسیط کتابیں لکھیں۔ جو ۱۳۲ جلدوں میں ختم ہوئیں
ابن سیدہ صاعد بغدادی کا شاگرد تھا علم لغت میں امام تھا شعر میں بھی بڑی لیاقت
رکھتا تھا۔ اس کی کتابیں جہاں بسیط ہیں مفید اور نایاب بھی ہیں۔ اس نے ربیع الاول
۴۵۸ھ میں وفات پائی۔

علی ابن حسن معروف بہ ابن عساکر حافظ القرآن تھے۔ دمشق میں سکونت اختیار
کرلی تھی۔ کل ۹۰ کتابیں لکھیں جنکے اجزا کی تعداد ۱۱۶۲ بتائی گئی ہے دمشق کی تاریخ
لکھی جو ۵۷۰ جزو میں ختم ہوئی۔ علامہ حموی معجم الادبا۔ ترجمہ ابن عساکر کی ذیل میں
لکھتے ہیں "والی اربعمائة مجلس وثمانية مجالس وخرج لشيخه ابی غالب ابن البناء احد عشر
مشیخہ" یعنی ابن عساکر مذکور نے صرف ایک متن میں ۴۰۸ لکچر دیئے اور اپنے شیخ ابی ابن البناء
کیلئے گیارہ تذکرے لکھے۔ علامہ مذکور کی خوبیاں بیان سے باہر ہیں۔ انہوں نے جتنی کتابیں لکھیں
ان سے خلق خدا کو بہت فائدہ پہنچا۔ عالم عابد کامل زاہد تھے اوائل ۴۹۹ھ میں عالم وجود
میں آئے اور ۵۷۱ھ میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔

علی بن حسین بن محمد ابن احمد بن ہیثم بن عبدالرحمن بن مروان بن عبداللہ بن مروان
بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ اموی قرشی المعروف بہ ابوالفرج۔

صفہانی ۲۸۴ھ کو اصفہان میں پیدا ہوا بغداد میں پرورش پائی شعر اشعار انساب سیر نحو لغت مغازی خرافات وبیطاری طبابت نجوم وغیرہ علوم میں مہارت پیدا کی نہایت مفید کتابیں تصنیف کیں کتاب آغانی ۲۰ جلدوں میں لکھی مورخین کا بیان ہے کہ جب یہ کتاب نئی نئی لکھی گئی تو اسکی قیمت ۱۰ ہزار درہم (یعنے ڈھائی ہزار روپیہ سے زیادہ) تھی۔ صاحب ابن عباد جن کی لائبریری میں ۲ لاکھ ستر ہزار کتابیں موجود تہیں اور جن کا یہ حال تہا کہ سفر و حضر میں تیس اونٹ کتابوں سے لدے ہوئے مطالعہ کے لئے اپنے ہمراہ رکھتے تہے جب ان کو یہ کتاب آغانی ملگئی تو ان کو کسی کتاب کی ضرورت نہ رہی۔ ابوالفرج کے اشعار اور محاسن عرب میں مشہور ہیں اسنے آغانی کے علاوہ اور ہر ولعزیز کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد ۲۶ سے زیادہ بتائی گئی ہے شاہان اندلس کیلئے چند کتابیں لکہیں جنکے صلے میں اسکو انعام بھی ملا وزیر مہلبی کی مدح میں جو بڑا فیاض اور عالی ہمت تہا بہت قصائد لکہے کتاب ایام العرب جمہرت النسب۔ کتاب الدرایات۔

چہار شنبہ چہاردہم ذی الحجہ ۳۵۶ھ کو بغداد میں قضا کی۔

یحیٰ ابن زید ابوالحسین بن ابی القاسم البیہقی ۵۰۵ھ میں پیدا ہوئے عالم خوش اعمال اور فاضل باکمال تہے نہایت عمدہ کتابیں تصنیف کیں جن میں سے ۸ کتابوں کی فہرست علامہ حموی نے معجم الادبا میں دی ہے ۵۶۵ھ میں وفات پائی۔

علی ابن عبداللہ بن احمد المعروف بہ ابن ابی الطیب۔ شہر نیشاپور کا رہنے والا تہا۔ علامہ بے مثل اور معلم بے بدل تہا ۴۱۱ھ میں سلطان محمود کے دربار میں آیا بیشتر کتابیں تالیف کیں قرآن شریف کی تین تفسیریں لکہیں تفسیر کبیر (۳۰ جلد) تفسیر اوسط (۱۱ جلد) تفسیر صغیر (۳ جلد) علاوہ اس کے اور کتابیں لکہیں مگر وہ اس قدر

مشہور نہیں۔ ابن ابی الطیب اوائل ۵۸۵ھ میں راہی ملک عدم ہوئے ؛

علی ابن خصال بن علی بن غالب بن جابر بن عبدالرحمن المشہور بہ "فرزدقی" شہر قردان (واقع مراکش) کے رہنے والے تھے۔ نہایت مفید اور لغایت ضخیم کتابوں سے آپ نے خلق کو فائدہ پہنچایا۔ کتاب السیر لکھی جو ۳۵ جلدوں میں ختم ہوئی کتاب الدول (۳۰ جلدوں میں) برہان العمیدی (۲۰ جلدوں میں) وغیرہ وغیرہ علامہ موصوف نے ۵۱۰ھ میں وفات پائی ؛

علی بن محمد ابن عبداللہ بن ابی السیف المشہور بہ مدائنی۔ ۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے عالم اجل تھے نہایت عمدہ کتابیں تصنیف کیں علامہ حموی نے معجم الادباء میں ان کی تصنیفات کی فہرست دی ہے جس میں ۲۲۴ کتابوں سے زیادہ کے نام درج ہیں مدائنی نے ۲۲۵ھ میں وفات پائی ؛

علی بن محمد الملقب بہ عزالدین ابن اثیر جزری۔ جزیرہ ابن عمر (واقع دریائے دجلہ) میں پیدا ہوئے تھے اسکی نسبت سے انکو جزری کہتے ہیں۔ نسب اور تاریخ میں آپکو بڑا دخل تھا۔ بہت کتابیں لکھیں۔ چنانچہ تاریخ کامل۔ جس میں پیدائش سے ۶۲۸ھ تک کا بیان ہے (۱۰ جلدوں میں) لکھی اسد الغابہ فی ذکر الصحابہ (۶ جلدوں میں) لکھی اور اسمیں سات ہزار سو صحابۂ کرام کا مفصل حال لکھا ہے۔ اللباب فی معرفۃ الانساب (۳ جلدوں میں) لیکن یہ کتاب علامہ سمعانی کی کتاب الانساب کا اختصار ہے۔ جامع الاصول فی احادیث الرسول (۱۰ جلدوں میں) وغیرہ وغیرہ۔ ابن اثیر نے شعبان ۶۳۰ھ میں قضا کی ؛

علی بن النفرانی۔ المعروف بہ "ابوالحسن" ابن الاطیب نے بڑی لمبی چوڑی کتابیں لکھیں۔ کتاب حجۃ السلطان (۲۰۰۰ صفحوں میں) کتاب اصلاح المنطق (۳۰۰۰ صفحوں میں) کتاب البراعت وغیرہ وغیرہ۔ ابن النائم کتاب الفہرست میں

میں لکھا ہے "کان یذاکر فی کتبہا واحسبہ لکاین" ۱۱۸۶ھ میں وفات پائی۔

عمرو بن بحر بن محبوب کنانی بصری 'جاحظ' کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اسکی دونوں آنکھیں باہر کو نکلی ہوئیں تہیں۔ جنکی وجہ سے اس کی شکل ایسی بہیانک ہوگئی تھی کہ جب خلیفہ متوکل نے اسے اپنے لڑکوں کی تعلیم کے لئے بلایا تو اسکو ۱۰ ہزار درہم دیکر الٹا واپس کردیا۔ معتزلی المذہب تہا فرقہ جاحظیہ اس کی طرف منسوب ہے اسنے ہر علم وفن کی کتابیں تصنیف کیں اور انعام بہی پایا۔

(۱) کتاب الحیوان۔ محمد بن عبد الملک کے لئے لکھی اور ۵ ہزار دینار انعام لیا۔

(۲) کتاب البیان والتبین۔ ابن ابی داؤد کے لئے لکھی اور ۵ ہزار دینار انعام لیا۔

(۳) کتاب الزرع والنخل۔ ابراہیم بن عباس الصولی کے لئے لکھی اور ۵ ہزار انعام لیا علامہ حموی نے جاحظ کی تصنیفات کی فہرست دی ہے جسمیں ۱۲۵ کتابیں درج ہیں۔

۱۶۰ھ میں پیدا ہوا تہا۔ اخیر عمر میں مفلوج ہوگیا تہا۔ مزید برآں مرض حصیات نے اسقدر تنگ کیا تہا کہ بے قرار ہو ہو جاتا تہا۔ محرم ۲۵۵ھ میں انتقال کرگیا۔

عمر بن علی انصاری معروف بہ ابن الملقن۔ ۷۲۳ھ میں پیدا ہوئے مذہب ان کا شافعی تہا۔ نہایت مفید کتابیں علم الحدیث اور اسماء الرجال وغیرہ میں لکھیں اکمال تہذیب الکمال فی اسماء الرجال لکھی ہے جو ۱۰۰ جزو سے زیادہ میں ختم ہوئی۔ صحیح بخاری کی شرح شواہد التوضیح (۱۰ جلدوں میں) لکھی۔

۸۰۴ھ میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

محمد بن احمد بن رشد قرطبہ میں ۵۲۰ھ میں پیدا ہوا مالکی المذہب تھا ہر وقت درس میں مشغول رہتا تھا۔ اور اس درس سے کوئی چیز اسے روک نہ سکتی تھی چنانچہ کثرت تصنیف اس امر کی شاہد ہے۔ ابن ابار کہتا ہے کہ "ابن رشد نے تصنیف و تالیف میں اجزا طبق کاغذوں کے سیاہ کیے سوائے دو راتوں کے کسی رات اس نے مطالعہ کتب سے منہ نہیں موڑا۔ ایک تو زفاف کی رات اور ایک وہ رات جس میں اس کے باپ نے وفات پائی ..... ابن رشد نے اکثر علوم میں تصنیفات چھوڑیں مگر ان میں کتب فلسفہ کی تعداد سب سے بڑھی ہوئی ہے اور ۳۰ سے زیادہ بتائی گئی ہے علم طب میں اس نے ایک کلیات لکھی جو بہت مشہور ہوئی ہیئت میں بھی دخل تھا۔ بطلیموس کی مشہور کتاب مجسطی کو مختصر کیا اور اس پر مفید حاشیے چڑھائے اور اپنے نفس کو اس شخص سے تشبیہ دی جس کے گھر آگ لگ گئی ہو اور جسے بجتی مال ہی بچا لینے میں پڑی ہو۔ ابن رشد کی زیادہ تعریف اسلئے ہے کہ اسنے ارسطو کے مردہ فلسفے کو زندہ کیا اور نہایت کوشش سے اسکے مسائل کو حل کیا اور حتی المقدور ان باتوں کو جو ارسطو سے رہ گئی تھیں پورا کیا ۴۱ برس کی عمر میں وہ قضا پر مامور ہوا۔ شاہان اندلس کے ہاں اس کی بہت قدر تھی ۵۹۵ھ میں مراقش میں وفات پائی"۔

ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم ہاشمی قریشی معروف بہ امام شافعی ۱۵۰ھ ہجری میں غزہ (واقع شام) میں تولد ہوئے۔ اور اسی سال امام ابو حنیفہ دنیا سے اٹھ گئے حمل کی رات انکی والدہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ مشتری اس کے پیٹ سے نکلا اور ٹوٹ گیا اسکے ٹکڑے جملہ اقصائے عالم میں بکھر گئے۔ معبر نے تعبیر دی کہ تیرے ہاں ایک عالم پیدا ہوگا جسکے علم سے ایک زمانہ مستفیض ہوگا۔ امام حنبل کے بیٹے عبداللہ کا بیان ہے کہ

ایک دفعہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ "اے باپ شافعی کون تھا جکے حق میں آپ اسقدر دعائیں کیا کرتے ہیں" امام نے کہا "بیٹا وہ آفتاب تھا دن کیلئے اور نجات تھا انسان کیلئے" ابو عبید کہتا ہے کہ میں نے شافعی سے زیادہ باکمال نہیں دیکھا امام شافعی نے حدیث میں ایک کتاب لکھی جو "سنن الشافعی" کے نام سے مشہور ہوئی فقہ میں "کتاب الامم" تصنیف کی ان کی کتابوں کی مکمل فہرست علامہ حموی نے دی ہے جس میں ۱۴۳ سے زیادہ کتابیں درج ہیں سنہ ۲۰۴ھ میں عسقلان میں وفات پائی۔

ابوبکر محمد بن زکریا رازی اسلامی دنیا کے بڑے بھاری طبیبوں میں سے تھے انہوں نے کتاب الحاوی لکھنی شروع کی (جو ۲۰ جلدوں میں ختم ہوئی) علاوہ ازیں کتاب الجامع۔ کتاب الاعصاب۔ کتاب المنصوری وغیرہ ۱۳۵ کتابیں لکھیں۔ لیکن انمیں سے اکثر علم طب ہی میں ہیں۔ ابوبکر رازی کو طب منطق ہندسہ موسیقی علوم طبعی میں خوب ملکہ حاصل تھا۔ وہ مدت تک بیت الشفا (واقع بغداد) میں رئیس الاطبا کے عہدے پر ممتاز رہا۔ اسکے بعد اسنے رے۔ میں شفاخانہ بناکر اپنا مطب جاری کیا۔ علم طب اسنے حکیم ابی حسن بن زین الطبری مصنف فردوس الحکمتہ سے حاصل کیا تھا۔ کتاب الحاوی کو (جسکا جزو رابع کتب خانہ خدیویہ میں ہے) اسنے ان متفرق رسالوں سے جمع کیا جو جالینوس نے بقراط کے باقیماندہ کلام سے جنکو بجز اقلیموس کسی پر ظاہر نہ کرتے تھے تالیف کئے تھے اسیوجہ سے کہا کرتے ہیں کہ طب معدوم تھا اس کو جالینوس نے زندہ کیا متفرق تھا اس کو ابوبکر رازی نے جمع کیا ناقص تھا اوس کو ابن سینا نے مکمل کیا اس کے اقوال میں سے ایک یہ ہے "مہما قدرت ان تعالج بالاغذیہ فلا تعالج بالادویہ و مہما قدرت ان تعالج بدواء مفرد فلا تعالج بدواء مرکب" یعنے غذا میں جو فائدہ ہے دوا میں نہیں ہے۔ مفرد دوا مرکب سے زیادہ

علاج میں کام آتی ہے"۔ آخر عمر میں وہ نابینا ہوگیا جس کی وجہ بعض بیان کرتے ہیں کہ اسنے ابی صالح منصور بن نصر سامانی کے سامنے کیمیا کی تعریف کی کہ اس اس طرح چاندی سونا بن سکتا ہے۔ منصور کو بھی سن کر شوق ہوگیا اس نے رازی سے اس شرط پر کہ اپنے دعوے کو سچا کر دکھائے تمام ضروری آلات و اسباب مہیا کرنیکا ذمہ کرلیا لیکن جب حکیم کو کسی قسم کی ضرورت باقی نہیں رہی اور وہ تجربوں میں مشغول ہوا تو کیمیا اس سے نہ بن سکی منصور نے طیش میں آکر حکم دیا کہ وہی کتاب جسکا اس نے حوالہ دیا تھا اس کے سر پر ماری جائے یہانتک کہ وہ پرزے پرزے ہوجائے پس اس صدمے سے حکیم کی آنکھوں میں نزلے کا پانی اتر آیا اور اس کی نابینائی کا باعث ہوا ۳۲۰ھ میں اس نے وفات پائی۔

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب طبری وہ شخص ہے جسکے برابر دنیائے اسلام میں کسی مصنف کی تصنیفوں کی تعداد نہیں۔ شہر آمل (واقع طبرستان) میں ۲۲۵ھ میں پیدا ہوا۔ فن تاریخ میں تبحر حاصل کیا۔ علامہ حموی معجم الادباء میں لکھتے ہیں کہ "ابو جعفر طبری نے ۴۰ برس تک تصنیف و تالیف کا سلسلہ اسطرح قائم رکھا کہ ہر روز ۴۰ ورق لکھتا تھا۔ اور پھر دوبارہ انکی پڑتال نہ کرتا تھا۔ پس اس حساب سے اس نے ۴۰×۴۰×۳۶۵ ورقوں پر خامہ فرسائی کی (یعنے ۵ لاکھ ۶۶ ہزار ۴ سو ورق) اگرچہ یہ روایت کسی قدر مبالغے کے ساتھ بیان کی گئی ہے لیکن اس سے مورخ طبری کی وسیع تصنیفات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے ایک روز اسنے اپنے دوستوں سے پوچھا کہ کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ میں نے ایک تاریخ لکھی جس میں حضرت آدم سے لیکر آج تک کے واقعات درج ہیں انہوں نے ضخامت پوچھی ابن جریر نے کہا ۳۰ ہزار ورق انہوں نے کہا اس کے دیکھنے میں عمر تمام ہو جائیگی۔ ابن جریر نے کہا کہ افسوس تمہاری ہمتیں پست ہوگئیں اور پھر اسکو مختصر کیا۔ ابن جریر کی اکثر کتابوں کا پتہ نہیں چلتا۔

اس نے جامع البیان فی تاویل القرآن (۲۵ جلدوں میں) لکھی جواب بھی کتب خانہ خدیویہ مین قلمی موجود ہے "تاریخ الامم والملوک" (۱۱ جلدوں میں لنڈن میں چھاپی گئی ہے) مورخ موصوف نے شوال ۳۱۰ھ میں رحلت کی اور وہ بغداد میں اپنے گھر کے اندر مدفون ہوا؛

محمد بن عبدالواحد معروف بہ مطرز باوردی - باورد یا ابیورد (واقع خراسان) کا رہنے والا تہا ۲۶۱ھ مین پیدا ہوا - تصنیفات میں اسقدر اشغال رکہتا تھا کہ کسب معیشت نہ کر سکا اور اسی واسطے افلاس میں گرفتار تہا - علم لغت مین از بس مہارت تھی - ایک کتاب اس علم میں لکھی جو ۳۰ ہزار ورق میں ختم ہوئی - یہ عالم اپنے حافظ کے اعتماد پر تصنیف کرتا تہا اس کی روایت اور درایت کو اس قدر وسعت حاصل تھی کہ لوگوں نے اسے کاذب تصور کیا ۳۴۵ھ میں فوت ہوا؛

محمد بن عمر بن حسین بن حسن بن علی قریش کے قبیلے بنی تمیم سے تھے ۵۴۴ھ کو شہر رے میں پیدا ہوئے شافعی مذہب تھے - ابن الخطیب ابو محمد فخر الدین رازی کے نام سے مشہور ہوئے شہاب الدین غوری کے ہاں آپ کی بہت قدر تھی ہرات میں اکثر وعظ کرتے رہے - دور دور کے لوگ انکے پاس استفسار مسائل کے لئے آتے تھے جب کہیں یہ سوار ہوکر نکلتے تھے ۳۰۰ طالب علم ان کے ہمرکاب ہوتے تھے مدت تک خوارزمیہ کالج کے مدرس رہے آپ نے کئی علوم میں تصنیفات چھوڑیں جو شہرہ آفاق ہوئیں - تفسیر کبیر (۶ جلد) سر مکتوم - مطالب العالیہ - نہایت العقول - شرح اشارات شرح کلیات وغیرہ کتابیں لکھیں جن کی تعداد ۲۰۰ سے زیادہ بتائی گئی ہے عربی زبان میں نہایت فصیح شعر کہتے تھے جو سراسر پند و نصیحت سے مملو ہیں - علم کلام میں آپ پر اپنی زبان میں کوئی سبقت نہیں لیگیا آپ کے فضائل اور شمائل آپ ہی کے ساتھ گئے آپکے وعظ میں سامعین کو وجد کی حالت ہوتی تھی

آپ کے باپ دادا طبرستان کے رہنے والے تھے آپ نے یکم ماہ شوال ۳۱۰ھ کو ہرات کے مدرسے میں وفات پائی۔

محمد بن محمد طرخان بن اوزلغ المعروف بہ ابونصر فارابی ۲۵۹ھ میں شہر فاراب (واقع ترکستان) میں پیدا ہوا۔ بغداد میں توطن اختیار کیا ترکی اس کی مادری زبان تھی جس کے علاوہ عربی۔ یونانی۔ سریانی وغیرہ زبانیں اس نے سیکھہ لی تھیں فلسفہ منطق موسیقی میں کمال حاصل کر لیا۔ اور ان علوم میں تصانیف بھی نہایت عمدہ چھوڑیں مطالعہ کا یہ عالم تہا۔ کہ جب تک ۴۰ دفعہ کتاب کو اول سے آخر تک نہ دیکھہ لیتا بس نہ کرتا تھا حکما ارسطو کو معلم اول اور اسے معلم ثانی کہتے ہیں۔ منطق میں ان معلومات کا اضافہ کیا۔ جو یعقوب بن اسحاق کندی سے بھی چھوٹ گئی تھیں "کتاب الحروف" کا جو ارسطو کی تصنیفات میں سب سے زیادہ ادق ہے ابو علی ابن سینا نے ۴۰ دفعہ مطالعہ کیا مگر مطلب حل نہیں ہوا۔ ایک دفعہ بازار میں کتب فروشوں میں اس کا گذر ہوا کسی کتب فروش نے اسے ایک چھوٹا سا رسالہ لغرض فروخت دکھایا۔ ابن سینا نے کچھہ التفات نہیں کی اور قریب تہا کہ چلا جائے مگر کتب فروش نے کہا کہ مجھے خرچ کی ضرورت ہے آپ اسکو تین درہم میں خرید لیجئے چونکہ یہ مقدار نہایت قلیل تھی ابن سینا نے اسکے خریدنے میں کچھہ دریغ نہیں کیا۔ جب گھر آیا تو معلوم ہوا کہ یہ رسالہ ابو نصر فارابی کا لکھا ہوا ہے جسمیں وہ الحروف کے مسائل پر کچھہ بحث کرتا ہے ابن سینا بہت خوش ہوا اور اس پر الحروف کے تمام مسائل منکشف ہو گئے ابو الفدا کا بیان ہے کہ سیف الدولہ نے ابو نصر کا یومیہ ۴ درہم مقرر کر دیا تھا چونکہ وہ تارک الدنیا تہا اسلئے اسی پر قناعت کرتا تہا۔ حکیم موصوف نے علم الٰہی اور علم مدنی میں کتاب سیاست مدنیہ اور کتاب سیرۃ فاضلہ بے نظیر کتابیں لکھیں۔ اس کی تصانیف کی تعداد ۷۰ سے زیادہ ہے ۳۳۹ھ میں بغداد میں انتقال کیا۔ اور باب صغیر کے باہر مدفون ہوا۔

محمد بن محمد غزالی ملقب بہ حجۃ الاسلام طوس (یعنی مشہد) کے رہنے والے تھے مدتوں بغداد میں رہے۔ مدرسہ نظامیہ کے مدرس اعلیٰ ہوئے پھر وہاں سے نیشاپور کے مدرسہ نظامیہ میں چلے آئے۔ اور درس دیتے رہے پھر شام گئے۔ اسکندریہ کی سیر کی مفسر تھے قرآن کی تفسیر۔ قوت التاویل (۴۰ جلدوں میں) لکھی تصوف میں بھی دخل تھا چنانچہ اس علم میں بھی گیارہ بارہ کتابیں تصنیف کیں آپکی تمام کتابوں کی تعداد ۹۹ بتائی گئی ہے جس میں سے احیاء العلوم (۴ جلد) قواعد العقائد۔ جواہر القرآن مشکوۃ الانوار وغیرہ مشہور ہیں ۵۰۵ھ میں ۵۵ برس کی عمر میں وفات پائی؛

محی الدین بن عربی مرسیہ (واقعہ اندلس) میں ۵۶۰ھ میں تولد ہوئے خصوص الحکم مواقع النجوم فتوحات مکیہ وغیرہ کتابیں لکھیں۔ صاحب نفحات الانس کسی ذریعہ سے لکھتے ہیں۔ کہ بعض اصحاب کی استدعا سے ابن عربی نے ایک رسالے میں اپنی تالیفات کے نام جمع کئے جنکی تعداد ۲۵۰ سے زیادہ ہے فرماتے تھے کہ "اس سے میری غرض تصنیف نہ تھی بلکہ حق تعالیٰ کیطرف سے مجھپر ایک امر لاحق ہوتا تھا۔ اور قریب تھا کہ میں اسکی سوزش سے جلجاؤں لیکن میں نے اپنے تئیں بعضے راز کے اظہار میں مشغول کیا۔ آپ نے ایک تفسیر بھی لکھی جو تفسیر ابن عربی کے نام سے مشہور ہے اور دو جلدوں میں ہے شعر بھی خوب کہتے تھے اور تصوف میں تو استاد تھے اس علم میں انہوں نے اسقدر ترقی کی تھی اور ایسے ایسے رموز کا پتا لگایا تھا۔ کہ بعض ناسمجھ لوگوں نے ان کی ماہیت کو نہ سمجھکر انپر کفر کا فتوا سے لگایا ۶۳۸ھ ۲۲ ربیع الآخر جمعہ کی رات کو قضا کی اور موضع صالحیہ میں دمشق کے پاس مدفون ہوگئے؛

معمر بن مثنیٰ تیمی بصری نحوی ۱۱۰ھ میں پیدا ہوا ۱۸۸ھ میں ہارون الرشید نے اسے بصرے سے بغداد میں بلا لیا اور اسکی تصنیف کی ہوئی کتابیں پڑہیں یہ شخص ابو عبیدہ کے نام سے مشہور ہوا اصمعی سے اس کی نوک جھونک رہتی تھی ابو نواس شاعر اسی عالم کا شاگرد تھا۔ ابو عبیدہ کی عبارت غیر فصیح بہت ہوا کرتی تھی اور شعر بھی اکثر ناموزوں پڑہتا

کرتا تہا۔ تصنیف کی دہن مرنے دم تک اس کے سر سے نہیں گئی ابن خلکان کہتا ہے کہ مولفات اس عالم کی اندازاً ۲۰۰ کے قریب ہیں جن میں اس نے اپنے عہد کے تمام مشہور علوم یعنے۔ لغت۔ ادب۔ تاریخ الطبعی۔ طب۔ تفسیر۔ حدیث وغیرہ سے بحث کی ہے کتاب الفرس۔ مجاز القرآن۔ ایام الکبیر۔ کتاب اللغات۔ کتاب الاضداد وغیرہ اسنے تالیف کیں ۲۱۱ھ میں بصرہ میں وفات پائی ✦

ہشام بن ابی النصر محمد بن سائب وبشر بن عمرو۔ معروف بہ ابن کلبی نسابہ کوفی النساب میں اسکو کمال تصرف تھا۔ اور اسی وجہ سے اسکا لقب نسابہ پڑگیا تہا ابن خلکان نے اسکو علم تفسیر میں بھی امام لکہا ہے۔ حافظہ اسکا اسقدر قوی تہا کہ تین روز میں اسنے کلام مجید یاد کر لیا اس نے بے تعداد کتابیں تصنیف کیں جو سب اعلےٰ۔ انفع اور احسن ہیں۔ کتاب الجمہرۃ۔ کتاب المنافرات۔ کتاب المثالب۔ کتاب الکنی۔ کتاب المشاجرات کتاب المعاتبات۔ کتاب النوافل۔ کتاب ملوک الطوائف۔ کتاب ملوک کندہ وغیرہ جنکی تعداد اندازاً ۱۵۰ سے زیادہ بتائی گئی ہے ابن کلبی نے ۲۰۶ھ میں وفات پائی ✦

یعقوب بن اسحق کندی المشہور بہ فیلسوف الاسلام بصرہ میں پیدا ہوا اور وہیں ۲۶۰ھ میں مرگیا فلسفہ کے علاوہ ہندسہ۔ ہئیۃ۔ طب۔ منطق۔ وغیرہ علوم بھی جانتا تھا عربی کے سوا یونانی۔ ہندی۔ فارسی وغیرہ زبانیں بہی اسکو آتی تہیں۔ مامون الرشید نے اسکو بیت الحکمۃ میں تصنیفات ارسطو کے ترجمے کے لئے مقرر کیا تہا اسنے اکثر علوم میں تصنیفات چھوڑیں جنکی تعداد میں ۵۰ کتابیں اور ۲۵۰ رسالے شامل ہیں۔ جو تمامہ کتاب عیون الانبار فی طبقات الاطبار لابن ابی اصیبعہ میں مذکور ہیں ابن خلکان کہتا ہے "یعقوب بن اسحق کندی کندی مسمی فیلسوف الاسلام اشعث بن قیس کوفی کی اولاد سے تہا۔ وہ بغداد میں گیا اور علم فلسفہ و ادب میں مشغول ہوکر نہایت عمدہ اور ضخیم کتابیں تصنیف کیں جنمیں سے کتاب اقسام عقل الانسی۔ کتاب الجامع الفکریہ کتاب فلسفۃ الاولی نہایت جید ہیں۔ اسنے کتاب المنطق

کتاب التوحید۔ کتاب الموسیقی۔ کتاب فی اثبات النبوت کتاب فی الادب لکہیں اسکی
مشہور رسالوں میں سے کیتہ کتب ارسطو۔ مقیاس العلمی وغیرہ بھی ہیں ؁

یوسف بن فرغلی بن عبداللہ ۵۸۱؁ھ میں بغداد میں پیدا ہوا ابوالمظفر شمس الدین کے نام سے مشہور ہوا۔ علامہ ابن جوزی کا نواسا تہا عالم فاضل فقیہہ محدث تہا اسکی مجلس میں فضلاء۔ صلحا۔ ملوک۔ امرا شامل ہوتے تھے۔ اور اس کے وعظ میں سامعین کا بڑا ہجوم رہتا تہا اس فاضل کی بے نظیر تصنیفات سے خلق کو بہت فائدہ ہوا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ میں نے اسکے ہاتھ کی لکھی ہوئی تاریخ مرآۃ الزمان دیکھی کتاب بے نظیر ہے اس عالم نے تفسیر القرآن (۲۹ جلدوں میں) شرح جامع کبیر کتاب مناقب النعمان وغیرہ کتابیں لکہیں ۲۱ ماہ ذی الحجہ کی رات کو ۶۵۴؁ھ میں فوت ہوا۔

ان کے علاوہ اور بہت سے نامور مصنف ہوئے جنمیں سے بعض کی مجمل فہرست دیجاتی ہے

نام بمع سنہ وفات	تعداد کتب	نام بمع سنہ وفات	تعداد کتب
ابراہیم حربی المتوفی ۲۸۵؁ھ	۲۳ جز [illegible]	ابوبکر بن فورک المتوفی ۴۰۶؁ھ	۱۰۰
سہل بن محمد ابوحاتم السجستانی المتوفی ۲۴۸؁ھ	۳۰	عبدالحق دہلوی المتوفی ۱۰۵۲؁ھ	۱۰۰
عبدالحی انصاری المتوفی ۱۳۰۴؁ھ	۹۱	عبدالملک الاصمعی المتوفی ۲۱۷؁ھ	۳۵
علی بن تمیم الحلی المتوفی سنہ [illegible]ھ	۲۸	علی بن حسین مرتضے علم الہدی المتوفی ۴۳۶؁ھ	۳۰
علی بن عبدۃ الریحانی المتوفی [illegible]ھ	۵۱	علی بن محمد سید شریف المتوفی ۸۱۶؁ھ	۴۰
لوط بن یحییٰ الازدی المتوفی [illegible]ھ	۳۲	محمد بن ابی طالب المقری المتوفی [illegible]ھ	۳۰۹
محمد بن اصبغ ابوالعنبس الضیمری المتوفی [illegible]ھ	۳۵	محمد بن حبیب بغدادی المتوفی ۲۴۵؁ھ	۴۰
محمد بن محمد بوزجانی المتوفی ۳۸۸؁ھ	۵۴	مجدالدین فیروزآبادی المتوفی ۸۱۷؁ھ	۴۰
یعقوب ابن اسحق ابن سکیت المتوفی ۲۴۴؁ھ	۳۶	وغیرہ وغیرہ	

تمام شد

پیسہ اخبار لاہور

قیمت معہ محصولڈاک سالانہ — اڑھائی روپے (۲ ؍ ۸)

جسمیں ہر ہفتہ ملک کے تمام ضروری معاملات پر اعلیٰ درجہ کی رائے زنی کیجاتی ہے۔ اور انگریزی عربی ترکی و غیرہ اخبارات کے مضامین ترجمہ ہوکر درج ہوا کرتے ہیں اور جسکو باقی تمام اردو اخبارات سے زیادہ اور تازہ خبریں بہم پہنچانے کا فخر حاصل ہے۔ بوجہ اپنی نہایت ارزاں قیمت اور ہر دلعزیز پالیسی کے ہندوستان بھر کے تمام اردو اخبارات سے زیادہ چھپنے والا ہے قیمت معہ محصولڈاک فقط (۲ ؍ ۸) پیشگی قیمت کی وصولی پر تین نادر کتابیں ہر ایک خریدار کو مفت ملتی ہیں۔

انتخاب لاجواب لاہور

قیمت معہ محصولڈاک سالانہ — چار روپے (للعہ)

دنیا کے تمام نہایت دلچسپ اخباروں مفید کتابوں اور تحریروں کا عطر مجموعہ جسمیں ہزارہا ایسے قیمتی علمی اور ادبی مضامین دل بہلاؤ اور تعلیم کیلئے درج ہوتے ہیں کہ جو کسی ذریعہ سے اردو زبان میں مل نہیں سکتے ہندوستان میں کسی زبان میں اس قسم کی کوئی کتاب یا رسالہ نہیں چھپا اردو زبان میں بے نظیر ہے ناظرین میں کئی قسم کے انعام تقسیم ہوتے ہیں اور نامہ نگاروں کو معاوضہ دیا جاتا ہے ہفتہ وار اشاعت ۲۴ صفحہ کلاں۔

روزانہ پیسہ اخبار

قیمت معہ محصولڈاک سالانہ — پندرہ روپے (۱۵ ؍)

روزمرہ تازہ بتازہ تار برقیاں نہایت عمدہ رائیں اور تازہ ترین خبریں دیتا ہے ہر روز علاوہ دیگر تصاویر کے ایک نہایت دلکش کارٹون [illegible] ہوتا ہے جو کسی روزانہ اخبار میں نہیں ہوتا۔ [illegible] ۱۲ [illegible]

بچوں کا اخبار

قیمت معہ محصولڈاک سالانہ — دو روپے چھ آنے (۲ ؍ ۶)

انگلستان اور امریکہ میں کم از کم ایک سو اخبار بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق شائع ہوتے ہونگے مگر اردو زبان میں تمام ہندوستان میں ایسا ایک اخبار یا رسالہ بھی شائع نہیں ہوتا۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے بچوں کا اخبار بڑی آب و تاب کیساتھ کارخانہ پیسہ اخبار سے ماہوار شائع ہونا شروع ہوا ہے اور ملک کے تمام اخبارات اور اہل الرائے لوگوں اور محکمہ تعلیم کے اکثر افسروں نے اخلاق آداب اور تعلیم و تربیت کے لئے نہایت مفید تسلیم کیا ہے۔ کوئی بال بچے والا گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔

(درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور)

2828